چوتھا خطبہ
جمادی الثانی

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عن عبد الرحمن بن عمير المزني ان رسول الله ﷺ قال لمعاوية للهم علمه الكتاب والحساب وقه العذاب (كنز العمال، البدايه والنهايه)

ترجمہ: سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت معاویہؓ کے لیے دعا فرمائی کہ اے اللہ اسے کتاب اور حساب کا علم سکھادے اور اسے عذاب سے محفوظ فرما:

حضرات گرامی! آج میں نے آپ حضرات کے سامنے ایک حدیث پڑھی ہے جس میں سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت سیدنا امیر معاویہؓ کے لیے دعا فرمائی ہے اور اس دعائے نبوت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت معاویہؓ کوئی معمولی انسان نہیں تھے، بلکہ ان کے لیے زبان نبوت سے بہت سی خوبیاں اور محاسن کا ثبوت ملتا ہے یوں تو اصحاب رسول ﷺ سے دشمنی اور انکے خلاف زبان درازی اب عام ہو چکی ہے اور ہر نتھو خیرا اصحاب رسول ﷺ پر زبان طعن دراز کر رہا ہے مگر حضرت امیر معاویہؓ کی ذات گرامی ان اعدائے اسلام کی زبان درازیوں کا خاص طور پر نشانہ بن چکی ہے اس لیے اب علماء کے لیے ضروری ہو گیا ہے اصحاب رسول ﷺ کا دفاع کریں اور ان صحابہ کرامؓ کے فضائل ومناقب بالخصوص ان حضرات کے آپ حضرات کے سامنے پیش کریں، جن پر سب وشتم اور مطاعن کا بازار زیادہ ہی گرم ہے!

حضرت سیدنا امیر معاویہؓ کے فضائل ومناقب کو چار درجوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جس کی تقسیم اس طرح ہو سکتی ہے کہ

☆ حضرت معاویہؓ کا مقام سرکار دو عالم ﷺ کی نظر میں کیا تھا؟

☆ حضرت معاویہؓ کا مقام اصحاب رسولؐ کی نظر میں کیا تھا؟

☆ حضرت معاویہؓ کا مقام حضرت علیؓ کی نظر میں کیا تھا؟

☆ حضرت معاویہؓ کا مقام سلف صالحین کی نظر میں کیا تھا؟

چنانچہ میں آپ حضرات کے سامنے اسی ترتیب سے دلائل عرض کروں گا۔ انشا اللہ سب سے پہلے مجھے ان دلائل کو آپ حضرات کے سامنے عرض کرنا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی نظر میں حضرت سیدنا معاویہؓ کا کیا مقام تھا؟ چنانچہ البدایہ والنہایہ اور کنز العمال میں ایک روایت ہے جو میں نے ابتدا میں آپ حضرات کے سامنے پڑھی ہے کہ

ان رسول اللہ ﷺ قال لمعاویة اللھم علمه الکتاب و الحساب و قه العذاب.

اس حدیث کے مطابق سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت معاویہؓ کے لیے تین چیزوں کی دعا فرمائی ہے۔

اے اللہ معاویہؓ کو کتاب اللہ کا علم فرما

اے اللہ معاویہؓ کو حساب کا علم عطا فرما

اے اللہ معاویہؓ کو عذاب سے محفوظ فرما!

تعلیم کتاب

اس میں حضرت معاویہؓ کو کتاب اللہ کا خصوصی علم عطا کرنے کی دعا ہے۔ کتاب اللہ کے علم کا یہ معنی نہیں ہے کہ انہیں صرف کتاب اللہ کے ظاہری الفاظ کا معنی میسر آجائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کتاب اللہ جس کی زندگی کا علمی اور عملی حصہ بن جائے!

سرکار دو عالم ﷺ کی اس دعا ہی کا نتیجہ ہے کہ حضرت معاویہؓ نے اپنے دورِ حکومت میں قرآن و سنت کی حکمرانی اور بالا دستی کو قائم فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت معاویہؓ کے ناقدین بھی اس بات کو تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکے کہ حضرت معاویہؓ کا دورِ حکومت مکمل قرآن سنت کے نظام کے مطابق چلتا رہا ہے۔

یہ بات حضرت معاویہؓ کے فضائل میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے کہ حضرت معاویہؓ کے

لئے زبان نبوت نے عالم کتاب اللہ ہونے کی دعا فرمائی ہے

وقال الذی عندہٗ علمٌ من الکتاب انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک.

اور کہا اس نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا!

میں لاؤں گا (تخت بلقیس) پلک جھپکنے سے پہلے اس آیت کریمہ سے عالم کتاب ربانی کے عالی مرتبہ اور صاحب کمال ہونے کا زندہ ثبوت تھا!

تعلیم حساب

دوسری دعا حضرت معاویہؓ کو زبان رسالت سے جو ملی ہے وہ تعلیم حساب کتاب کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ معاویہؓ کو صرف کتاب اللہ کا علم ہی عطا نہ فرما بلکہ اسے عملی شکل میں نافذ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمادے یعنی سربراہ مملکت کی حیثیت سے جو حساب وکتاب کی ذمہ داری ان پر عائد ہوا سے بھی انہیں بدرجہ اتم عطا فرما تاکہ اس ذمہ داری سے بھی عہدہ برآ ہوسکیں!

تعلیم حساب میں آپ کی حکمرانی کی طرف اشارہ تھا! کیونکہ پورے نظام میں حساب کا ایک باقاعدہ نظم ہوتا ہے وہ اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتا جب تک حساب وکتاب کی تمام تعلیم سے آدمی آراستہ نہ ہو اس لیے زبان نبوت سے نکلی ہوئی یہ دعا بھی قبول ہوئی اور حضرت امیر معاویہؓ کو مسلمانوں کی امارت کا شرف بھی حاصل ہوا۔

ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ.

حفاظت عذاب

تیسری دعا سرکار دوعالم ﷺ نے حضرت معاویہؓ کے متعلق وَقِہِ الْعَذَابَ کی فرمائی اس سے اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ اگر حضرت امیر معاویہؓ سے کوئی خطائے اجتہادی سرزد ہو جائے یا نسیان وخطا ہوجاتے تو اس پر مواخذہ نہ فرمانا کس قدر شفقت ومحبت ہے حضرت امیر معاویہؓ پر کہ پیغمبر ﷺ نے بطور خاص حضرت معاویہؓ کو ان دعاؤں سے نوازا تو اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو

علم کتاب

علم حساب

حفاظتِ عذاب کی نعمتیں دعائے نبوت کی وجہ سے حاصل تھیں کسی متعصب زبان درازی کی وجہ سے ان انعامات سے حضرت سیدنا امیر معاویہؓ کو محروم نہیں کیا جا سکتا!

نبوت کی دوسری دعا

اللهم علمه الكتاب ومكن له فى البلاد وقه العذاب (البدايه والنهايه ج ۸)

اے اللہ (معاویہؓ) کو علم کتاب عطا فرما اور شہروں کی حکومت عطا فرما اور عذاب سے محفوظ فرما!

اس دعائے نبوت میں سرکار دو عالم ﷺ حضرت معاویہؓ کو ایک اور دعا دیتے ہیں کہ اے اللہ (معاویہؓ) کو شہروں کی حکومت عطا فرما! اس دعائے نبوت سے معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت ان کی اپنی جدو جہد اور ذاتی کوششوں کی نتیجہ نہیں، بلکہ یہ عطیہ اور انعام خداوندی تھا! عطائے خدا کو آمریت اور ملوکیت کے عنوان سے تعبیر کرنا یہ اس آدمی کا کام ہو سکتا ہے جو خود آمر ملوکیت پسند اور شاہ پرست ہو!

نبوت کی تیسری دعا

اللهم علم معاوية الحساب وقه العذاب (تاریخ کبیر بخاری)

اے اللہ معاویہ کو حساب سکھا دے اور عذاب سے محفوظ فرما!

نبوت کی چوتھی دعا

ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ سرکار دو عالم ﷺ کو وضو کرا رہے تھے کہ آپ نے حضرت امیر معاویہؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ

يا معاوية ان وليت امرا اتق الله واعدل. (البدايه النهايه)

اے معاویہؓ اگر تجھے حکومت مل گئی تو اللہ سے ڈرنا اور انصاف کرنا۔

اس ارشادِ رسول ﷺ میں حضرت معاویہؓ کو تلقین رسالت دراصل دعائے رسالت ہی ہے اور انہیں تقویٰ اور عدل کی نصیحت دراصل تقویٰ اور عدل کی خصوصیات سے انہیں بہرہ فرمانے کی طرف اشارہ ملتا ہے اس لیے حضرت امیر معاویہؓ کا دورِ عدل و انصاف کا زرین دور تھا!

نبوت کی پانچویں دعا

عن النبی ﷺ انما قال لمعاویة اللهم اجعله ها دیا مهدیا و اهدبه

(ترمذی شریف)

سرکارِ دو عالم ﷺ نے حضرت معاویہؓ کے لیے فرمایا کہ

اے اللہ (معاویہؓ) کو ہادی، مہدی، اور ذریعہ ہدایت بنا

ان تین دعاؤں میں تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے حضرت معاویہؓ کے لیے ان انعامات کی دعا فرمادی کہ دریا کوزے میں بھر دیا۔

خطیب کہتا ہے

ہادی......لوگوں کو ہدایت کی رہنمائی کرنے والا

لوگوں کو سچائی کی رہنمائی کرنے والا

لوگوں کی نیکی کی رہنمائی کرنے والا

لوگوں کو صداقت و نجات کی رہنمائی کرنے والا

لوگوں کو اسلام کی رہنمائی کرنے والا

لوگوں کو دین قیم کی رہنمائی کرنے والا

مہدی......................خود ہدایت یافتہ

قرآن کا......................ہدایت یافتہ

رسول کا......................ہدایت یافتہ

دین کا......................ہدایت یافتہ

حکمت کا......................ہدایت یافتہ

اور

واھد بہ.............................اس کا معنی ہوگا

ذریعہ ہدایت.............................دوسرے لفظوں میں

مشعل راہ

اس کو دیکھ کر	قرآن کی طرف آئیں
معاویہؓ کو دیکھ کر	دین کی طرف آئیں
معاویہؓ کو دیکھ کر	توحید کی طرف آئیں
معاویہؓ کو دیکھ کر	رسالت کی طرف آئیں
معاویہؓ کو دیکھ کر	صداقت کی طرف آئیں
معاویہؓ کو دیکھ کر	عظمت اسلام کی طرف آئیں

حضرت معاویہؓ کو بشارت

یبعث اللہ تعالی معاویۃ یوم القیامۃ و علیہ رداء من نور الایمان .

(کنز العمال ج ۲)

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (حضرت) معاویہؓ کو اٹھائیں گے تو ان پر ایمان کی چادر ہوگی!

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہؓ کو بیش نور ایمان کی چادر پہنائی جائے گی! تا کہ ان کے ایمان پر اور ان کی عظمت پر تنقید کرنے والے دیکھ لیں کہ حضرت معاویہؓ کس شان سے جنت کی طرف جا رہے ہیں۔

خطیب کہتا ہے

ایمان کی چادر	حفظان کی چادر ہوگی
ایمان کی چادر	ایمان معاویہؓ کا عنوان جلی ہوگا
ایمان کی چادر	عظمت معاویہؓ کا نشان مولی ہوگا
ایمان کی چادر	رحمت رحمان کی چادر ہوگی

ایمان کی چادر غفران کی چادر ہوگی

سبحان اللہ

سبحان اللہ کسی پر تطہیر کی چادر اور کسی پر تقدیر کی چادر

حضرت امیر معاویہؓ کو جنت کی الاٹ منٹ

حضرت امیر معاویہؓ کو سرکار دو عالم ﷺ نے جنت کی بشارت زبان نبوت سے عطا فرمائی۔ چنانچہ آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ۔

اول جیش من امتی یغزون البحر قد او جبوا (بخاری ج ۱)

میری امت کا پہلا لشکر جو بحری جہاد کرے گا اس پر جنت واجب ہوگی!

اس ارشاد رسول کا پس منظر یہ ہے کہ ایک دن سرکار دو عالم ﷺ نے عبادہ بن صامت کے گھر کھانا تناول فرمایا۔ کھانے سے فراغت کے بعد آپ نے وہیں پر استراحت فرمائی۔ حضرت ام حرامؓ آپ کا سر مبارک کھجلانے لگ گئیں اور آپ پر نیند غالب آ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نیند سے بیدار ہو گئے اور مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے حضرت ام حرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟

تو آپ نے فرمایا کہ اے ام حرامؓ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ سمندر میں جنگ و جہاد کے ارادے سے سوار ہیں۔

حضرت ام حرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ دعا فرمائیں کہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں۔ آپ نے ام حرام کے لیے دعا فرمائی اور پھر سو گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپ پھر مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے، تو آپ نے پھر اسی خواب کا آغاز فرمایا...... حضرت ام حرامؓ نے پھر شرکت کے لیے دعا کی درخواست کی .... تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو پہلی جماعت کے ساتھ شریک ہوگی۔

تاریخ کی گواہی

تاریخ اسلام اس بات پر گواہ ہے کہ سب سے پہلا بحری لشکر جس نے قبرص کو فتح کیا۔ اس کی

قیادت حضرت امیر معاویہؓ نے فرمائی۔ چنانچہ علامہ ابن الاثیرؒ فرماتے ہیں کہ

وکان امیر ذالک الجیش معاویة بن ابی سفیان فی خلافة عثمان و معه ابو ذر و ابو الدرداء و غیر هما من الصحابه (اسد الغابة ۵)

اس لشکر کے امیر معاویہؓ تھے خلافت عثمان میں اور آپ کے ساتھ ابوذرؓ ابوالدرداؓ اور ان کے علاوہ صحابہ بھی تھے۔ اسی لشکر میں حضرت ام حرام بھی شریک تھیں جو واپسی پر ایک خچر پر سوار ہوتے وقت گر پڑیں اور وہیں انتقال فرما گئیں (بخاری ج۱) اس حدیث رسولؐ سے معلوم ہوا کہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ جنتی ہیں اور دنیا کی کوئی تنقید اور تردید آپ کے اس اعزاز الٰہی اور جنتی ہونے کی الاٹمنٹ کو ان سے نہیں چھین سکتی۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

حضرات گرامی: آپ حضرات کے سامنے اس وقت تک میں نے حضرت امیر معاویہؓ کے ان فضائل ومناقب کا تذکرہ کیا ہے جو خود زبان رسالت نے ارشاد فرمائے ہیں۔ ان احادیث اور ارشادات رسول سے آپ کی عظمت ورفعت کا وہ حسین پہلو سامنے آتا ہے جو تمام دنیا کے لیے قابل رشک ہے اب میں آپ حضرات کے سامنے حضرت معاویہؓ کی زندگی کے ان فضائل ومناقب کو پیش کروں گا جو اصحاب رسولؐ کی نظروں میں آپ کو حاصل تھے۔ گویا کہ آپ کو نہ صرف زبان نبوت سے فضائل کا انعام ملا ہے بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے بھی آپ کی عظمتوں اور رفعتوں کا تذکرہ کیا ہے چنانچہ حضرت ابوالدرداء اہل شام سے فرمایا کرتے تھے کہ

پہلی فضیلت

ما رایت احد اشبه صلوة بصلوة رسول الله ﷺ منکم الا هذا یعنی معاویة. (منهاج السنه ج ۳)

میں نے تمہارے اس امام یعنی معاویہؓ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ جس کی نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ ہو!

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت معاویہؓ کی نماز سرکار دوعالم ﷺ کی نماز کا نمونہ تھی!
آپ کا قیام آپ کا رکوع آپ کے سجدے آپ کا خشوع وخضوع تمام کا تمام سرکار دو عالم ﷺ کی نماز کے مطابق سنتِ نبوی کی مکمل تصویر تھی .... گویا کہ آپ کی عبادت عبادت نبویؐ کے اسوہ حسنہ کے مطابق تھی .... یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا!

حضرت معاویہؓ کو برانہ کہو

سیدنا فاروق اعظمؓ نے جب حضرت عمیرؓ کو حمص کی گورنری سے معزول کر کے حضرت معاویہؓ کو ان کی جگہ گورنر بنایا تو بعض لوگوں نے حضرت عمیرؓ کے سامنے حضرت معاویہؓ پر تنقید کی تو حضرت عمیرؓ نے ان معترضین کو دو ٹوک الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ

لا تذکروا معاویة الا بخیر فانی سمعت رسول ﷺ اللھم اھدبه (ترمذی ج ۲)

معاویہؓ کی بات کرنی ہو تو بھلائی سے کرو، کیونکہ میں نے رسول ﷺ سے خود سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے اللہ معاویہؓ کو ذریعہ ہدایت بنا!

حضرت امیر معاویہؓ کے خلاف تنقید کرنے والو!
حضرت امیر معاویہؓ کے خلاف تقریر کرنے والو!
حضرت امیر معاویہؓ کے خلاف تحریر لکھنے والو!

کیا تمھیں حضرت عمیرؓ کا ارشاد گرامی معلوم نہیں ہے۔ اگر نہیں معلوم تو کان کھول کر سن لو کہ حضرت امیر معاویہؓ کی تنقیص وتوہین سے تمہارا اپنا ایمان برباد ہو جائے گا۔ ایک صحابی رسول کو زبان طعن کا نشانہ بنانا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے اس سے خدا بھی ناراض ہوتا ہے اور مصطفٰے ﷺ بھی ناراض ہوتا ہے!

دوسری فضیلت

قال ابن عباس ما رائیت رجلا اخلق با لملک من معا ویة . (البدایه والنهایه)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہؓ سے زیادہ حکومت کے لائق کوئی نہیں دیکھا!

تیسری فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کا ارشاد گرامی ہے کہ

ما رایت احدا اسود من معاویة قال جبلة بن سحیم قلت ولا عمر قال وکان عمر خیرا منه . (البدایه والهنایه)

حضرت عبداللہ عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر معاویہؓ سے بارعب کوئی نہیں دیکھا!

راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ کیا فاروق اعظم سے بھی زیادہ؟

انہوں نے کہا کہ نہیں حضرت عمرؓ تو ان سے بہترین تھے!

چوتھی فضیلت

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ

لو ادرکتم معاویة لقلتم هذا المهدی . (حاشیة العواصم)

اگر تم معاویہؓ کا زمانہ پالیتے تو تم انہیں مہدی کہتے۔

حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ کی نظر میں

حضرات گرامی: جس طرح حضرت معاویہؓ دیگر صحابہ کرام میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ اسی طرح حضرت علیؓ کے دل میں بھی ان کا احترام اور اسلام دوستی کا جذبہ ہمیشہ پیش نظر رہا۔ سیدنا حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کی سیاسی کشمکش تاریخ کا ایک مشہور عنوان ہے مگر ان تمام اختلافات کے باوجود حضرت علیؓ حضرت معاویہؓ کی دینی عظمت اور اسلامی ہمدردیوں کے معترف تھے! اور اپنے اختلافات کو صرف محدود مسائل پر مبنی سمجھتے تھے! چنانچہ نہج البلاغہ کا شیعہ مصنف بھی حضرت علیؓ کی طرف ایک خطبہ منسوب کرتا ہے جس سے ان کے باہمی تعلق کا پتہ چلتا

ہے۔

چنانچہ حضرت علیؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ

والظاہر ان ربنا واحد ونبینا واحد ودعوتنا فی الاسلام واحدۃ ولا نستزیدھم فی الایمان باللہ والتصدیق برسولہ ولا یستزیدوننا الامر واحد الا مااختلفنا فیہ من دم عثمان ونحن منہ براء۔

(نہج البلاغۃ ج ۲)

اور ظاہر ہے کہ ہمارا اور ان کا رب ایک ہے ہمارا اور ان کا نبی ایک ہماری اور ان کی دعوت اسلام بھی ایک نہ ہم ایمان باللہ اور تصدیق رسول میں ان سے زیادہ ہیں اور نہ وہ ہم سے زیادہ ہیں پس ہمارا اور ان کا معاملہ ایک ہے صرف خون کے بارہ میں ہمارا اختلاف ہے اور ہم اس (یعنی خون عثمانؓ) سے بری ہیں۔

حضرت امیر معاویہؓ کی قیصر روم کو دھمکی

سیدنا امیر معاویہ بھی حضرت علیؓ کے ساتھ اپنے اختلافات کو محدود مسائل پر مبنی سمجھتے تھے۔ چنانچہ جب قیصر روم نے ان دونوں کے اختلاف سے فائدہ اٹھا کر ملت اسلامیہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا کہ حضرت معاویہؓ نے قیصر روم کو تہدید آمیز خط لکھ کر شدید دھمکی دی۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ

واللہ لئن لم تنتہ وترجع الی بلادک یا لعین لاصطلحن انا وابن عمی علیک ولا خرجنک من جمیع بلادک ولا ضیقن علیک الارض بما رحبت۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸/۱۱۹)

اے ملعون: خدا کی قسم اگر تو باز نہ آیا اور اپنے علاقہ کو واپس نہ گیا تو میں اور میرا چچازاد بھائی علیؓ آپس میں تیرے خلاف صلح کرلیں گے! اور تجھے تیرے تمام شہروں سے نکال دیں گے! اور زمین کو باوجود اس کی وسعت کے تجھ پر تنگ کردیں گے!

حضرت امیر معاویہؓ حضرت علیؓ کی تعریف کراتے تھے

حضرت علامہ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ اپنی مجالس میں حضرت علیؓ کے فضائل ومحاسن بیان کرایا کرتے تھے چنانچہ آپ نے حضرت ضرار الصدائی سے فرمایا کہ

یا ضرار صف لی علیا قال اعفنی یا امیر المو منین قال لتصفنه قال اما اذلا بد من وصفه فکان واللہ یعید امدی. شدید القوی، یقول فصلا ویحکم عدلا یتفجر العلم من جوانبه و تنطق الحکمة من نو احیه فبکی معاویة وقال رحم اللہ ابا لحسن کان واللہ کذالک . (استیعاب ج ۳)

ترجمہ: اے ضرار مجھ سے حضرت علیؓ کے اوصاف بیان کر۔اس نے کہا کہ امیر المومنین میں معذرت چاہتا ہوں۔حضرت معاویہؓ نے باصرار فرمایا کہ تم ضرور ان کے اوصاف بیان کرو۔اس نے کہا اگر بہر حال ان کے اوصاف بیان کرنے ہیں تو سنیئے؟ واللہ وہ بلند حوصلہ اور نہایت قوی تھے۔ فیصلہ کن بات کہتے تھے اور عدل اور انصاف سے فیصلہ کرتے تھے۔ان کے گردو پیش علم کا چشمہ پھوٹا پڑتا تھا اور ان کے اطراف وجوانب دانائی کا دریا رواں تھا، یہ سن کر حضرت امیر معاویہؓ رونے لگے اور فرمایا کہ خدا ابوالحسن پر رحم کرے، خدا کی قسم وہ ایسے ہی تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت معاویہؓ کی مجالس میں حضرت علیؓ کے اوصاف ومحاسن بیان کرتے تھے اسی سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو موضوع روایات کا سہارا لے کر یہ ڈھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے کہ (معاذ اللہ) حضرت معاویہؓ منبر پر حضرت علیؓ کی برائی بیان کیا کرتے تھے۔حضرت معاویہؓ اور حضرت علیؓ باوجود اس ختلاف کے آپس میں ایمان وایقان اور باہمی احترام وعقیدت کا جذبہ رکھتے تھے۔

حضرت معاویہؓ سلف صالحین کی نظر میں

حضرات گرامی: میں نے اب تک آپ کے سامنے حضرت معاویہؓ کی حیات طیبہ کے ان روشن پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے جس پر نبوت اور اصحاب نبی اور حضرت علی مرتضیٰؓ کی تصدیق کی مہر لگی ہوئی ہے اب میں آپ کے سامنے ان دلائل کا تذکرہ کروں گا جس میں سلف صالحینؒ نے

حضرت امیر معاویہؓ کے فضائل ومناقب پر مہر تصدیق ثبت فرمائی ہے!

حضرت اعمشؒ کی نظر میں

حضرت اعمشؒ کے سامنے لوگوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عدل کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا!

فکیف ادرکتم معاویة، قالوا افی حلمہ قال لا واللہ بل فی عدلہ ،

(العواصم من القواصم حاشیہ ۲۰۵)

اگر تم (معاویہؓ) کو دیکھتے تو تمہارا کیا حال ہوتا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ آپ ان کے حوصلے کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔ فرمایا نہیں خدا کی قسم وہ عدل کے بارے میں بھی بڑھ کر تھے!

امام اوزاعیؒ کا ارشاد گرامی

حضرت امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ

ادرکت خلافة معاویة وجماعة من اصحاب رسول اللہ ﷺ لم ینتز عوا یدا من طاعة ولا فارقوا الجماعة . (استیعاب)

میں نے حضرت معاویہؓ کی خلافت کا زمانہ پایا ہے۔ اصحاب رسول ﷺ کی جماعت ان کی اطاعت وفرمانبرداری سے انحراف نہیں کرتی تھی اور نہ ہی صحابہ کرام جماعت سے جدا ہوتے تھے!

اصحاب رسول کسی ایسے امیر یا ایسے حکم کی اطاعت نہیں کرتے تھے جس کا نظام غیر اسلامی اور احکامات خلاف سنت ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ رسول کے دلوں میں حضرت معاویہؓ کی بہت بڑی عظمت تھی۔

حضرت یونس بن میسرہ کا ارشاد

حضرت یونس بن میسرہ ایک جلیل القدر تابعی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہؓ کو دمشق کے بازار میں دیکھا کہ علیہ قمیص مرقوع الجیب وھو یسیر فی اسواق دمشق (البدایہ والنہایہ ج ۸)

آپ نے جو قمیض پہنی ہوئی تھی اس کے گریبان کو پیوند لگے ہوئے گئے اور آپ اس حال میں دمشق کے بازاروں میں چل پھر رہے تھے! اسی طرح امام محمدؒ کتاب الزہد میں روایت فرماتے ہیں کہ ابواحمدؒ کہتے ہیں کہ میں نے دمشق میں منبر پر حضرت معاویہؓ کو دیکھا کہ آپ لوگوں کو خطبے دے رہے تھے! اور آپ کے کپڑوں میں پیوند لگے ہوئے تھے!

(یخطب الناس وعلیه ثوب مرتوع) (العواصم من القواصم)

حضرت لیث بن سعد کا ارشاد

حضرت لیث بن سعد حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ ما رایت احدا بعد عثمان اقضی بحق من صاحب هذا الباب یعنی معاویة

(البدایه والنهایه ج ۸)

حضرت عثمانؓ کے بعد میں نے حضرت معاویہؓ سے زیادہ حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت معاویہؓ افضل یا عمر بن عبدالعزیز

حضرات گرامی: اب میں آخر میں آپ حضرات کے سامنے عبداللہ بن مبارک کا ایک قول فیصل عرض کر کے اپنے بیان کو ختم کردوں گا جس سے آپ پر حضرت معاویہؓ کی عظمت اور رفعت اور واضح ہوجائے گی۔

ان الا مام عبد الله بن مبارک سئل عمر بن العزیز افضل ام معاویه؟ قال غبار دخل فی انف فرس معاویه حین غزافی رکاب رسول الله ﷺ افضل من عمرابن عبد العزیز. (الناهية عن ذم معاويه)

حضرت عبداللہ بن مبارک سے سوال کیا گیا کہ عمر بن العزیز افضل ہیں یا حضرت معاویہؓ آپ نے فرمایا کہ جو غبار جہاد کے دوران حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کے ناک میں تھی وہ عمر بن عبد العزیز سے افضل ہے جب کہ حضرت معاویہؓ نے آنحضرت ﷺ کی معیت میں جہاد کیا۔

خطیب کہتا ہے

حضرت معاویہؓ کاتب وحی!
حضرت معاویہؓ کی ہمشیرہ حضورؐ کے گھر!
حضرت معاویہ پیغمبر کی دعاؤں کا مرکز
حضرت معاویہ صحابہؓ کے محبوب نظر
حضرت معاویہ علی مرتضیٰؓ کے قلب وجگر
حضرت معاویہؓ دشمنان اسلام کے لیے تلوار براں

اس لیے

آپ کے فضائل ومراتب اور آپ سے انکار کرنے والا اہل سنت نہیں ہوسکتا۔ اہل سنت حضرت علی مرتضیٰؓ کے غلام پہلے ہیں اور حضرت معاویہؓ کے غلام بعد میں ہیں، مگر غلامی دونوں کی کی جائے گی تو ایمان سلامت رہے گا۔ ورنہ ایمان کی خیر نہیں ہے اس لیے دعا ہے کہ اللہ رب العزت اصحاب رسول ﷺ کی غلامی کی توفیق عطا فرمائے

وما علینا الا البلاغ المبین